

## 81421-وقت کا علم نہ رکھنے والے قیدی کا روزہ اور نماز

### سوال

اندھیرے تھے خانہ میں محبوس قیدی جسے زنجیریں بھی گلی ہوں اور وہ نمازوں اور رمضان شروع ہونے کے اوقات کے متعلق کچھ علم نہ رکھے تو وہ نماز کس طرح ادا کریگا، اور اسی طرح روزہ کلیے رکھے گا؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب مسلمان قیدیوں کو قید سے جلد نجات دے، اور اپنے فضل و کرم سے انہیں صبر و تحمل اور تسلی و تشفی عطا فرمائے، اور ان کے دلوں کو یقین وطمانت سے بھر دے، اور مسلمانوں کے ایسا راہ میسر کرے جس میں اہل اسلام کی عزت ہو اور اسلام کے دشمن ڈلیل ہو جائیں۔

#### دوم :

اہل علم کا فیصلہ ہے کہ قیدی اور محبوس شخص سے نماز اور روزہ ساقط نہیں ہوتا، اور اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کا وقت معلوم کرنے کی کوشش اور جدوجہد کرے، جب اس کے ظن غالب میں ہو کہ نماز کا وقت شروع ہو گیا ہے تو وہ نماز ادا کر لے، اور جب اس کے ظن غالب میں ہو کہ اب رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے تو وہ روزہ رکھنا شروع کر دے۔

اور اس کے لیے اسے کھانے کے اوقات کا خیال کرتے ہوئے استدلال کرنا ممکن ہے، یا پھر جیل والوں سے دریافت کر سکتا ہے، یا کوئی اور طریقہ۔

اور جب وہ کوشش اور جدوجہد کر کے نمازیاروزے کے لیے صحیح وقت پالے تو اس کی عبادت صحیح اور کافی ہے چاہے بعد میں اسے معلوم ہو جائے کہ اس کی عبادت وقت میں ہوئی ہے یا بعد میں، یا اس کو واضح نہ ہو تو بھی صحیح ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کافرمان ہے :

{اللہ تعالیٰ کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا} [البقرة: 286].

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

{اللہ تعالیٰ کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا} [الطلاق: 7].

جب یہ علم ہو گیا کہ اس نے عید کے دن روزہ رکھا ہے تو اس کی قناء کرنا ہو گی کیونکہ عید کے دن روزہ رکھنا صحیح نہیں۔

لیکن اگر اسے بعد میں علم ہوتا ہے کہ اس نے وقت سے قبل نماز ادا کر لیا تو اس پر نماز اور روزے کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔

الموسوعۃ الفتحیۃ میں درج ہے :

۱۱) جمصور فقهاء کہتے ہیں کہ جس پر مہینوں میں مشابہت ہو جائے اور اس پر مہینے خلط ملٹ ہو جائیں تو اس سے رمضان کے روزے ساقط نہیں ہونگے، بلکہ مکفٰ ہونے اور خطاب متوجہ ہونے کی بنا پر روزے رکھنا واجب ہیں۔

اور اگر وہ کوشش کر کے روزے رکھتا ہے تو یہ پانچ حالتوں سے خالی نہیں:

پہلی حالت:

اشکال موجودہنا اور منکشف نہ ہونا، وہ اس طرح کہ اسے معلوم نہ ہو کہ اس کا روزہ رمضان میں تھا یا رمضان سے پہلے یا بعد میں، تو اس کا روزہ کافی ہو گا، اور اس کے لیے دوبارہ روزہ رکھنا ضروری نہیں کیونکہ اس نے کوشش کی ہے، اور اسے اسی چیز کا مکفٰ بنایا گیا ہے۔

دوسری حالت:

قیدی کا روزہ رمضان المبارک میں ہو، تو یہ اس کے لیے کافی ہے۔

تیسرا حالت:

جب قیدی کا روزہ رمضان کے بعد رکھا گیا ہو تو جمصور فقهاء کے ہاں یہ کفایت کر جائیگا۔

چوتھی حالت:

اس کی دو وجہیں میں:

پہلی وجہ:

جب اس کا روزہ رمضان المبارک سے پہلے رکھا گیا ہو اور رمضان آنے سے قبل اس کو علم ہو جائے کہ اس نے روزہ رمضان سے قبل رکھا تھا تو بغیر کسی اختلاف کے اسے روزہ رکھنا ہو گا کیونکہ اسے وقت میں روزہ رکھنے کا موقع مل گیا ہے۔

دوسری وجہ:

جب اس کا روزہ رمضان المبارک سے قبل رکھا گیا ہو اور رمضان المبارک گزرنے کے بعد علم ہو کہ اس نے تو روزہ رمضان سے قبل رکھا یا ہے، اس میں دو قول ہیں:

پلا قول:

یہ روزہ رمضان کے روزے سے کفایت نہیں کریگا، بلکہ اس کی قضاۓ واجب ہو گی، مالکیہ اور حنبلہ کا مسلک یہی ہے اور شافعیہ کے ہاں یہی معتبر ہے۔

دوسری قول:

اس کے لیے یہ روزہ رمضان کے روزے سے کفایت کر جائیگا، مثلاً جس طرح کہ اگر جاج پر عرفہ کا دن مشتبہ ہو جائے اور وہ یوم عرفہ سے قبل وقوف عرفہ کر لیں، بعض شافعی حضرات کا قول یہی ہے۔

پانچیں حالت:

قیدی کا روزہ رمضان کے کسی دن میں رکھا گیا ہو اور کچھ رمضان کے بعد یا پہلے، چنانچہ جو روزہ رمضان میں ہو یا اس کے بعد ہو وہ تو کفایت کر جائیگا، لیکن جو رمضان سے قبل رکھا گیا ہے وہ کفایت نہیں کریگا۔<sup>۱۱</sup> انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقہیہ (28/84-85).

مزید آپ الحجوم (3/72-73) اور الحنفی (3/96) کا بھی مطالعہ کریں۔

والله اعلم۔